26 اگست 2017ء

بینک مالی سال 18-2017ء میں ایک ٹریلین روپے کے زرعی قرضوں کے اجرا کا ہدف حاصل کرنے کے لیے جغرافیائی و شعبہ جاتی عدم توازن دور کریں: گورنر اسٹیٹ بینک

زرعی قرضے پر مشاورتی کمیٹی (ACAC) کا اجلاس کوئٹہ میں گورنر اسٹیٹ بینک جناب طارق باجوہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں اسٹیٹ بینک کے سینئر افسران، کمرشل بینکوں، تخصیصی بینکوں، مائیکرو فنانس بینکوں اور اسلامی بینکوں کے صدور اور ایگزیکٹوز، وفاقی و صوبائی حکومتوں، اور زراعت چیمبر / کاشت کار انجمنوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

جناب باجوہ نے مالی سال 17-2016ء کے لیے مقررہ 700 ارب روپے کے ہدف سے تجاوز کرنے پر ACAC کے ارکان کو مبارکباد دیتے ہوئے ان چار شعبوں کی نشان دہی کی جو تمام اسٹیک ہولڈرز کی خصوصی توجہ چاہتے ہیں۔ وہ شعبے یہ ہیں: (الف) ایک ٹریلین روپے قرضے کے اجرا کا ہدف حاصل کرنے کے لیے حکمتِ عملی بنانا، (ب) چھوٹے کاشت کاروں کی مالی شمولیت کو بڑھانا تاکہ ان کی قرضے کی خصوصاً پیداواری قرضوں کی ضروریات پوری کی جاسکیں، (ج) زرعی قرضوں پر مارک اپ ریٹس کو معقول بنانا تاکہ اب تک کے پست ترین ڈسکاؤنٹ ریٹ کا فائدہ کاشت کاروں کو منتقل کیا جائے، اور (د) علاقائی تفاوت کم کرنے کے لیے کم ترقی یافتہ علاقوں اور صوبوں میں بینکوں کی موجودگی میں اضافہ کرنا۔

اپنے کلیدی خطاب میں جناب طارق باجوہ نے زور دیا کہ زرعی قرضوں کی طلب کے امکانات سے کامیابی کے ساتھ استفادے کے لیے ضروری ہے کہ قرضے کی طلب کو پورا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ صنعت کو اہم چیلنجوں کا سامنا ہے جن میں چھوٹے اور نظر انداز کیے گئے کاشت کاروں کو قرضوں کی فراہمی، جغرافیائی و شعبہ جاتی عدم توازن کو دور کرنا اور غیر فصل سرگرمیوں کے لیے فنانسنگ کی فراہمی شامل ہیں، ان چیلنجوں کو دور کرنا ضروری ہے۔ خصوصاً، مالی اداروں کو دور دراز اور بلوچستان جیسے کم ترقی یافتہ علاقوں تک اپنی رسائی بڑھانے کے لیے نئے تصورات اور مصنوعات متعارف کرانی چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ شریعت سے ہم آہنگ زرعی قرضوں کی مصنوعات کے لیے وسیع امکانات اور طلب موجود ہے۔ انہوں نے اسلامی بینکوں کو تجویز دی کہ وہ اسلامی زرعی فنانسنگ پر اپنی توجہ بڑھائیں۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے ملک میں زرعی قرضوں کو فروغ دینے کے لیے مرکزی بینک کے فعال کردار پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ اسٹیٹ بینک ایک کثیر جہتی طرز فکر پر عمل پیرا ہے تاکہ بینکوں کو زرعی فنانسنگ کو ایک viable business line کے طور پر اختیار کرنے کی ترغیب دی جاسکے۔ انہوں نے اجلاس کے شرکا کو آگاہ کیا کہ ملک میں قرضوں تک رسائی بڑھانے کے لیے اسٹیٹ بینک اور بینکاری صنعت کی مشترکہ کوششوں کے نتیجے

میں مالی اداروں کی جانب سے باضابطہ قرضے کی تقسیم مالی سال 17-16ء میں بڑھ کر 704.5 ارب روپے تک پہنچ گئی ہے جو کہ مالی سال 13-12ء میں 391.4 ارب روپے تھی، جو چار برسوں میں 80 فیصد سے زائد بلند اضافہ ہے۔

کلیدی خطاب کے بعد پریزنٹیشن دی گئی، جس میں زرعی قرضوں سے متعلق اہم اظہاریوں پر بینکوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس کے شرکا نے کم ترقی یافتہ صوبوں / علاقوں بالخصوص بلوچستان میں قرضوں میں اضافے کے طریقوں پر غوروخوض کیا۔

کمیٹی نے درج ذیل اقدامات کی تجویز دی:

1۔ شاخوں کی کُل تعداد میں سے کم از کم 20 فیصد کو زرعی قرض دینے کے لیے مختص کرنا اور ایسے مقامات پر مناسب ایگری کریڈٹ آفیسر کی موجودگی کو یقینی بنانا۔

2۔ کم ترقی یافتہ صوبوں بالخصوص بلوچستان، خیبر پختونخوا، آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان میں زرعی قرضوں کے اہداف کا حصول یقینی بنانا۔

3۔ کسی صوبے سے حاصل ڈپازٹس کے ساتھ قرضوں کو منسلک کرنا تاکہ کم ترقی یافتہ صوبوں میں زرعی قرضوں کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

4۔ زرعی قرض کو بینکوں کی کارکردگی کا کلیدی اظہاریہ بنانا۔

5۔ اراضی کے ریکارڈ کے انتظام کا خودکار طریقہ اختیار کرنا۔

6۔ آپریشنل لاگت کم کرنے اور مارک اپ شرح کو معقول بنانے کے لیے ڈیجیٹل مالی خدمات اور برانچ لیس بینکاری کے ذرائع اختیار کرنا۔

7۔ کم ترقی یافتہ علاقوں میں بینکوں کے اہلکاروں کی استعداد بڑھانا اور کاشت کاروں میں آگہی پیدا کرنا۔

8۔ فصلوں کی کٹائی سے قبل اور بعد میں کسانوں کی معاونت اور زرعی قرضوں اور دیگر بینکاری خدمات تک رسائی بڑھانے کے لیے سروس پرووائیڈر کا استعمال۔

اجلاس کے اختتام کی طرف بڑھتے ہوئے گورنر طارق باجوہ نے بینکوں کے اس عزم پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا کہ وہ:

1۔ مالی سال 18-2017ء کے لیے 1,001 ارب روپے کے زرعی قرضے کا ہدف پورا کریں گے،

2۔ مالی سال 18-2017ء کے دوران زرعی قرضہ لینے والوں کی تعداد میں ایک ملین کا اضافہ کریں گے۔

3۔ کاشت کاروں کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے یہ چیزیں دستیاب کریں گے، قرضہ، توسیعی خدمات، فارم کے لیے مشینوں کا استعمال، معیاری بیج اور کھاد، ذخیرہ کی سہولتیں، اور زرعی پیداوار کی مارکیٹنگ۔

آخر میں گورنر نے مالی اداروں کو ہدایت کی کہ وہ زرعی قرضوں کو اپنے قرضوں کی نمو کی مجموعی پالیسی کا ایک اہم حصہ سمجھیں، اور نئی منڈیاں تلاش کریں، اختراعی مصنوعات تیار کریں، اسلامی زرعی فنانسنگ کو فروغ دیں اور ملک میں معیار زندگی بہتر بنانے کے لیے مزید روابط تخلیق کریں۔ انہوں نے بلوچستان میں مالی خدمات بہتر بنانے کے لیے بینک آف بلوچستان کے قیام کی تجویز کو سراہا۔ انہوں نے شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ مالی ادارے خاص طور پر بلوچستان، خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر جیسے کم ترقی یافتہ علاقوں میں اپنے صوبائی / علاقائی اہداف حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ رواں مالی سال کے مجموعی سالانہ اہداف حاصل کریں گے۔

****